97

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۸ شعبان ۱۳۹۱ھ ۹ اخاء ۱۳۵۰ ہش ۹ اکتوبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۳۳

فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ کے زیر اہتمام

خلافت لائبریری کیلئے جدید طرز کی نو تعمیر شدہ وسیع اور جاذبِ نظر عمارت کی افتتاحی تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پُرمعارف خطاب اور اجتماعی دعا کیساتھ افتتاح فرمایا

لائبریریوں کے قیام کی غرض صرف یہ ہونی چاہیئے کہ دنیا میں قرآن کریم کے علوم پھیلیں اور محفوظ رہیں!

ربوہ ۳ اخاء ۱۳۵۰ ہش (مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء) بروز اتوار آج بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والی خلافت لائبریری کی نو تعمیر شدہ جدید طرز کی جاذب نظر وسیع اور پائیدار عمارت کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں بتایا کہ دنیا کی کامل ترین کتاب ـــ قرآن مجید میں ایک ماڈل لائبریری کا ذکر موجود ہے جو لائبریریوں کے قیام ان کی وسعت اور ان سے استفادہ کرنے کے سلسلے میں ہمیشہ ہمیں پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اور اسکی روشنی میں ہمیں دنیا میں ابدی صداقتوں کو قائم کرنے اور انہیں محفوظ رکھنے کی غرض سے اپنی لائبریریوں کو قائم کرنا چاہیئے اور انہیں وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جانا چاہیئے۔

خلافت لائبریری کی اس نئی اور دیدہ زیب عمارت کے افتتاح کی یہ مبارک تقریب ۳ اخاء کو پانچ بجے شام لائبریری کے غربی لان میں خوبصورت قناتوں کے درمیان منعقد ہوئی۔ جن اصحاب کو اس میں شمولیت کے لئے مدعو کیا گیا تھا، ان میں جملہ ڈائرکٹر صاحبان فضل عمر فاؤنڈیشن کے علاوہ بعض اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان۔ انجمن وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے نمائندگان۔ بعض امراء جماعت ہائے احمدیہ اور سکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن بھی شامل تھے۔

بعض اعلیٰ سرکاری حکام اور غیر از جماعت معززین بھی آئے ہوئے تھے۔ گو مدعوئین کی تعداد محدود تھی تاہم جماعت کے قریباً ہر طبقہ کی نمائندگی اس میں موجود تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ بجے شام بذریعہ کار فاؤنڈیشن کے نائب صدر محترم کرنل محمد عطاء اللہ صاحب کی معیت میں تشریف لائے۔ دروازہ پر فاؤنڈیشن کے سکرٹری اور جملہ ڈائرکٹر صاحبان اور انچارج صاحب خلافت لائبریری (چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔ اے) نے حضور کا خیر مقدم کیا۔

جن اصحاب کو حضور ایدہ اللہ کے ساتھ بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی ان میں فاؤنڈیشن کے ڈائرکٹر صاحبان (محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب) کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ۔ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق پرائیویٹ سکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور فاؤنڈیشن کے سکرٹری مکرم شیخ مبارک احمد صاحب بھی شامل تھے۔

چائے نوشی کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے کیا گیا۔ جو کہ مکرم ملک لئیق احمد صاحب طاہر واقف زندگی سابق نائب امام مسجد فضل لنڈن نے کی۔

بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت فضل عمر مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ پر معارف منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں:۔

دستِ کوتاہ کو پھر درازی بخش
خاکساروں کو سرفرازی بخش
پانی کر دے علومِ قرآں کو
گاؤں گاؤں میں ایک رازی بخش
سیدالانبیاءؐ کی اُمت میں
جو ہو غازی بھی وہ نمازی بخش

اس کے بعد مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے نے اپنی نظم پڑھ کر سنائی۔ جو خاص اس موقعہ کے لئے لکھی گئی تھی (یہ نظم اسی پرچہ میں صفحہ ۲ پر شائع کی جا رہی ہے)

بعد ازاں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے حضور اقدس کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔

(باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمائیں)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۸ اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا چودھواں سالانہ اجتماع شروع ہو گیا

ناصرات الاحمدیہ سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کا خطاب

ربوہ ۸ اخاء۔ آج صبح سات بجے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا چودھواں سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی وسیع گراؤنڈ میں شروع ہو گیا۔ ملک کے طول و عرض سے لجنات کی ممبرات کثرت کے ساتھ تشریف لا رہی ہیں۔ اس وقت تک ۷۰ مقامات سے کم و بیش چھ صد ممبرات پہنچ چکی ہیں اور ابھی یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔

اجتماع کا پہلا دن ناصرات الاحمدیہ کے پروگرام پر مشتمل ہے۔ صبح ان کی کھیلوں کا پروگرام ہوا جسکے بعد ساڑھے آٹھ بجے تلاوت نظم اور عہد دہرانے کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ان سے خطاب فرمایا۔

آپ نے اپنے خطاب میں احمدی بچیوں کو اپنے اندر روحانیت اور اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے اور اسلام اور انسانیت کی خدمت کرنے اور ملک و ملت کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار رہنے کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے کتابچہ یاد رکھنے کی باتیں اور چندہ وقف جدید کی طرف بھی زیادہ توجہ کرنے کی تلقین فرمائی۔

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں حضور کی تقریر کل صبح ۹½ بجے ہوگی!

احمدی خواتین کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کل مورخہ ۹ اخاء بروز ہفتہ صبح گیارہ بجے کی بجائے ساڑھے نو بجے ہوگی۔ انشاء اللہ۔

ضروری اعلان برائے معلّمین "وقفِ جدید"

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید)

جملہ معلمین وقف جدید کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں کے انصار کو اجتماع انصار اللہ میں زیادہ سے زیادہ بھجوانے کی کوشش کریں۔

انصار اللہ کا اجتماع ۱۵، ۱۶، ۱۷ اخاء ۱۳۵۰ ہش کو ہو رہا ہے۔

ناظم ارشاد

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
۹ اخاء ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دولتِ ایمان کی حفاظت اور اسکے تین بنیادی ذرائع

گزشتہ شمارہ میں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُرمعارف تحریرات کی روشنی میں ایمانِ حقیقی کی دو علامات بیان کی تھیں اور بتایا تھا کہ جس کو ایمانِ حقیقی حاصل ہو (۱) دنیا اور اس کی لذات اسے اپنی طرف نہیں کھینچ سکتیں وہ دنیا سے دل برداشتہ رہتا ہے۔ (۲) اس کی تمام لذت یادِ الٰہی اور نماز میں ہوتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے ایمان حقیقی کی بنیادی اہمیت واضح کرنے کے علاوہ اس کی حفاظت کے طریق بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ حفاظت ایمان کے بھی وہی تین طریق ہیں جو درستیٔ اخلاق اور حصول کمال کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں اور وہ ہیں اول مجاہدہ دوم دعا سوم صحبت صادقین۔

چنانچہ حضور علیہ السلام اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ ایمان کی حفاظت سرگرمی یعنی مجاہدہ سے ہوتی ہے فرماتے ہیں:-

"سرگرمی انسان کے اندر رہو تو ایمان رہتا ہے ورنہ نہیں۔ کافور کے ساتھ کالی مرچ اس لئے رکھتے ہیں کہ کافور نہ اُڑے۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ کالی مرچ میں تیزی ہوتی ہے وہ اسے اڑنے سے بچائے رکھتی ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم ص۲۱۶)

حضورؑ نے کافور اور کالی مرچ کی مثال دے کر بہت لطیف پیرائے میں یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ جب تک ایک مومن پوری سرگرمی اور مجاہدہ سے کام لے کر اپنے ایمان کی حفاظت نہ کرے اس وقت تک ایمان کا محفوظ رہنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ حضورؑ نے حفاظتِ ایمان کے سلسلہ میں مجاہدہ کی اہمیت واضح کرنے پر ہی اکتفا نہیں فرمایا ہے بلکہ قرآن مجید کی رو سے مجاہدہ کی تفصیلات پر بھی بہت سیر حاصل انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضورؑ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "براہین احمدیہ حصہ پنجم" کے ضمیمہ میں سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات سے نہایت لطیف استدلال کرکے حفاظتِ ایمان کے سلسلہ میں چھ قسم کے مجاہدات کا ذکر فرمایا ہے اور ان کی انقلاب انگیز تاثیرات پر بہت ہی روح پرور انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ سورۃ المومنون کی وہ آیات جن کی رو سے حضورؑ نے چھ قسم کے مجاہدات بیان فرمائے ہیں یہ ہیں:-

(۱) قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝
(۲) وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ (۳) وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝
(۴) وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ... الخ (۵) وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ (۶) وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝

حضور علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے کہ ان آیات کی رُو سے ایک مومن اپنے ایمان کی حفاظت اور اس کی مضبوطی و استحکام کے لئے پہلا مجاہدہ یہ کرتا ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتا ہے۔ دوسرا مجاہدہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے دل کو لغو خیالات اور لغو شغلوں سے پاک کرتا ہے۔ تیسرا مجاہدہ وہ یہ کرتا ہے کہ وہ صرف لغو کاموں اور لغو باتوں کو ہی نہیں چھوڑتا بلکہ اپنا عزیز مال بھی خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑتا ہے اور اس طرح اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔ چوتھا مجاہدہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ وہ شہواتِ نفسانیہ کے اُس حصہ کو جو حرام کے طور پر ہے چھوڑ دیتا ہے اور اسکے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ پانچواں مجاہدہ وہ یہ کرتا ہے کہ اپنی جان کو خدا تعالیٰ کی ایک امانت سمجھ کر اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتا ہے اور پھر اپنے اس عہد پر تادمِ آخر قائم رہتا ہے اسے توڑتا نہیں۔ پھر وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد اور اس کی امانتوں کو ہی ادا نہیں کرتا بلکہ جو عہد اور امانتیں مخلوق کی اس کی گردن پر ہوتی ہیں انہیں بھی تقویٰ کی راہ پر بجالاتا ہے۔ چھٹا مجاہدہ اُس کا یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت آستانۂ الٰہی پر سجدہ ریز رہ کر اس امر میں کوشاں رہتا ہے کہ دائمی حضور اسکو میسر آجائے۔ چنانچہ اس مجاہدہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے موہبت کے طور پر اُسے ایک نئی روح عطا کی جاتی ہے اور وہ وصالِ ذاتِ ذو الجلال کا شیریں جام پی کر جوارِ رحمتِ الٰہی میں مست و سرشار رہتا ہے۔ مجاہدات کے اس آخری مرحلہ میں قدم رکھنے کے بعد اس کے ایمان کو کسی جہت اور کسی طرف سے بھی کوئی خطرہ لاحق نہیں رہتا اور وہ ہر طرح سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے حفاظتِ ایمان کے سلسلہ میں کئے جانے والے ان چھ مجاہدات پر بہت ہی پُرمعارف اور رُوح پرور انداز میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالنے کے بعد یہ واضح فرمایا ہے کہ ان چھ قسم کے مجاہدات کے نتیجہ میں ایمان کس طرح ایک تناور درخت کی شکل اختیار کرکے ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیج کے ہے۔ اور پھر لغو باتوں کو چھوڑنے سے ایمان اپنا نرم نرم سبزہ نکالتا ہے اور پھر اپنا مال بطور زکوٰۃ دینے سے ایمانی درخت کی ٹہنیاں نکل آتی ہیں جو اس کو کسی قدر مضبوط کرتی ہیں اور پھر شہواتِ نفسانیہ کا مقابلہ کرنے سے ان ٹہنیوں میں خوب مضبوطی اور سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر اپنے عہد اور امانتوں کی تمام شاخوں کی محافظت کرنے سے درخت ایمان کا اپنے مضبوط تنہ پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور پھر پھل لانے کے وقت ایک اور طاقت کا فیضان اُس پر ہوتا ہے کیونکہ اُس طاقت سے پہلے نہ درخت کو پھل لگ سکتا ہے نہ پھول۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۵ حاشیہ)

اس سے ظاہر ہے کہ حفاظتِ ایمان کے لئے مجاہدہ اشد ضروری ہے۔ یہی نہیں بلکہ مجاہدہ کے ساتھ دعا اور صحبتِ صادقین سے مستفیض ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ حفاظت ایمان کے مؤخر الذکر دو ذرائع یعنی دعا اور صحبت صادقین کی اہمیت پر ہم انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن لائبریری کے افتتاح کی تقریب پر

دیکھ ہمدم یہ بنائے دینِ عالمگیر دیکھ!
یہ علومِ نو کی اک مُنہ بولتی تصویر دیکھ!
آئینہ ہے ارتقائے دورِ خوش انجام کا
یہ ہے سرمایہ فروغِ عظمتِ اسلام کا
کارگاہِ سوز و ساز و جستجوئے علم و فن
غلبۂ اسلام کے سُورج کی تابندہ کرن
عہدِ اُولیٰ کی نظر آتی ہے تابانی یہاں
دیکھتا ہوں نُورِ فطرت کی فراوانی یہاں
ارضِ ربوہ پر جو حق کی ہر طرف تنویر ہے
مصلحِ موعودؓ کے اک خواب کی تعبیر ہے
اسمیں پنہاں آنے والے دور کا جاہ و جلال
اس سے ظاہر سطوتِ ماضی کا عہدِ بے مثال
جدّت و تحقیق کی اک آبشارِ خُوبرو
جسکی موجیں یَم بہ یَم۔ دریا بہ دریا۔ جُو بہ جُو
فکر کے سُورج نئی کرنیں لُٹائیں گے یہاں
اہلِ حق، اہلِ ادب تسکین پائیں گے یہاں
بادِ صحرا اوڑھ لیگی جامۂ بادِ مُراد
علمِ نو بن جائے گا اِک جذبۂ جوشِ جہاد
چشمِ دل کچھ اس طرح بیدار ہوتی جائیگی
جو قلم اُٹھے گی وہ تلوار ہوتی جائے گی،
ارضِ ربوہ ہے کہ کان اک حکمت و ایمان کی
سچ جو پوچھو شان ہے یہ ارضِ پاکستان کی،

عبدالسلام اختر ایم اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی تعلیمات کے فضائل ایک انگریز مصنف کی نظر میں

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

مشہور انگریز مصنف (V. GORDON CHILDE) کی ایک اہم کتاب (WHAT HAPPENED IN HISTORY) تاریخ کے واقعات انگلینڈ سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب تاریخ عالم کا خلاصہ ہے۔ مذہبی تحریکات اور مذاہب عالم پر بھی تبصرہ ہے۔ یہودیت اور عیسائیت کا جہاں ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں مصنف نے اسلام کے متعلق بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے مصنف چونکہ عیسائی ہے اس لئے ان کے تمام خیالات سے ہم متفق نہیں ہیں۔ اسلام پر تعارفی نوٹ ان الفاظ میں لکھا گیا ہے۔

"بہت سے لوگ اسلام کو مذہب کی حیثیت سے جانتے ہیں لیکن بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے تحریک کے نقطۂ نظر سے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ مختصر سے مختصر الفاظ میں اس مفہوم کو اس طرح ادا کیا جا سکتا ہے کہ اسلام دنیا کے تمام مذاہب میں نرالا ہے۔ وہ ایک تاریخ بھی ہے اور ایک زبردست تحریک بھی وہ سیاست بھی ہے اور اجتماعیت بھی وہ نفسیات کی پہلی کتاب بھی ہے اور روحانیت کی آخری کتاب بھی وہ دین اور دنیا کا ایسا مرکب ہے جو درحقیقت دنیا کے تمام مذاہب سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ قرآن کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات ماننی پڑے گی کہ اس کا "مصنف" خواہ کوئی ہو اپنے زمانہ کا ہی نہیں بلکہ بہت سے زمانوں کا ایک زبردست معلم ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن کا مصنف ایک برہانی اور عقلی طرز کا انسان ہے وہ اپنے ہر مضمون میں اثبات کی پوری احتیاط کرتا ہے کہ کوئی دعویٰ بلا دلیل نہ ہو وہ بار بار عقل کے اعتماد پر زور دیتا ہے عقل سے کام نہ لینے والوں کو حیوان ٹھہراتا ہے اور عقل ہی کو حقائق کی کسوٹی ٹھہراتا ہے وہ کوشش کرتا ہے کہ وہم پرستیوں سے دور رہے اور خرافات کا کوئی شائبہ اپنے خیالات میں آنے نہ دے اس کا انداز فکر اس حکیم سے ملتا ہے جو صرف کائنات پر غور کرتا ہے قرآن کی یہ خوبی پہلے تو انسان کو حیرت میں ڈالتی ہے پھر اسے اپنی طرف کھینچتی ہے اور آخر میں اپنا گرویدہ بنا لیتی ہے۔"

ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کا نزول منجانب اللہ ہے اور قرآن کریم نے پُر شوکت الفاظ میں فرمایا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

(۲)

یہی مصنف مزید یوں رقمطراز ہے "مورخین کو یہ بات سمجھنے میں بہت زیادہ تکلف سے کام لینا پڑا ہے کہ عرب کے وحشی انسانوں نے بغداد اور قرطبہ میں علوم و فنون کی بنیاد کس طرح ڈالی ہے ۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ڈالی ہے؟ وہ عربوں کے علمی ذوق کو دیکھ کر حیران رہ گئے لیکن یہ بات نہ سمجھ سکے کہ ان کے اس ذوق کے محرکات کیا تھے۔ کسی نے کوئی وجہ بیان کی کسی نے اتفاق کے سر منڈھ دیا حالانکہ یونانی علوم کی طرف رغبت بھی وہی قوم کر سکتی ہے جسے پہلے سے عقلی علوم کا چسکا ہو۔ لیکن اگر یہ مورخ قرآن سے بھی واقف ہوتے تو انہیں اس قدر دور از کار باتیں بنانے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ وجہ صاف ہے کہ قرآن عقل کا زبردست موید ہے اب بات بالکل صاف ہے کہ جس قوم کا مذہب عقلی اور برہانی ہو وہ سائنس اور علوم کی مخالف نہیں ہوگی بلکہ مذہبی حیثیت سے سائنس کی سرپرستی کرنا اس کا فرض ہوگا اگر قرآن عقل کی رفاقت کا قائل نہ ہوتا تو مسلمان بھی علوم کی سرپرستی نہ کرتے اور اسپین کی راہ سے سائنس کی شمع یورپ میں کبھی روشن نہ ہوتی۔"

(۳)

کتاب کے مصنف مسٹر GORDON نے اسلام کی اخلاقی خصوصیات کو ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:۔

"ہماری مہذب دنیا میں آرٹ کو اہمیت حاصل ہے وہ ہمارے کیریکٹر کا جزو بن چکا ہے مگر دنیا کو سن کر حیرت ہوگی کہ قرآن میں آرٹ کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ جن لوگوں نے جمالیات میں زندگی گذاری ہے اور جنہیں اسے ترقی دینے پر فخر ہے وہ یقیناً اسلام سے مایوس ہوں گے۔ اسلام میں ان کے ذوق کی چیز نہیں لیکن وہ دیکھنا پڑتا ہے قرآن کے "مصنف" کو اس نے سیرت کی ان تمام راہوں کو چیلنج کیا جو آرٹ کے نام سے ہماری سوسائٹی کو گمراہ کر رہی ہیں اور اس کی قدر اس وقت معلوم ہوگی جب ایک طویل زمانہ کے بعد آرٹ کی برائیاں زندگی کی سطح پر آ جائیں گی اور ہماری نئی نسل کو گھن لگا دیں گی۔

ہمارا آرٹ کیا ہے؟ ذہن کی بے راہ روی، اخلاق کی کجی، ذوق کی تعدیل کی جنسی آزادی، عیش و عشرت کی بے لگامی اور پرانی بیماریوں کو چھپانے کی ایک ترکیب!

"قرآن نے بت پرستی کی زد و بد اور مذمت کر کے آرٹ کی آدھی عمارت کو مسمار کر دیا کیونکہ آرٹ کا بہت بڑا حصہ قدیم زمانہ کے بتوں اور تصویروں کی ایک خوفناک یادگار ہے اور ان جنسی تعلقات کی یاد دہانی جن پر جمالیات کا خول چڑھا ہے قرآن حسن ایزدی کا آئینہ تو ہے مگر فحش کاری کا معلم نہیں ہے۔

آجکل فنون لطیفہ کی بڑی قدر ہے لیکن وقت آئیگا کہ آرٹ کی برائیاں ظاہر ہوں گی اور اس کی پیشن گوئی ایک حقیقت بن کر سامنے آئے گی۔

(۴)

اسلام کے پانچ ارکان کی حکمت و فلاسفی یوں بیان کرتا ہے:۔

قرآن نے جن فرائض پر روشنی ڈالی ہے انہیں پڑھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ اس کے "مصنف" نے دین اور دنیا کو سمونے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ نماز پانچ وقت پڑھی جاتی ہے جو زندگی کی ایک دوامی حرکت ہے ان دیکھی ہستی سے تعلق پیدا کرنا اور دیکھی ہوئی دنیا کے ساتھ اس کے مناسب حال سلوک کرنا نماز کا سب سے بڑا مقصد ہے اور خیال میں نہیں آسکتا کہ اس سے بہتر بھی عبادت کا کوئی طریقہ اور ہو سکتا ہے۔ جب ایک شخص مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہوتا ہے تو وہ صرف خدا ہی کا تصور نہیں کرتا بلکہ خدا کی ساری مخلوق سے اپنے رشتہ کی تجدید کرتا ہے جس کے آئینہ میں بھی دین اور دنیا کا عکس پڑتا ہے اور اس فریضہ میں وہ سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے جو ایک جامع تصور کی غایت ہے کو آپریٹو سوسائٹیاں زمانہ حال کی پیداوار ہیں۔ مجالس امداد باہمی کی تحریک بالکل جدید ہے لیکن قرآن کے "مصنف" نے زکوٰۃ کی مد قائم کر کے وہ تمام اغراض حاصل کر لئے جو آج کل کو آپریٹو سوسائیٹیوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ میں اخلاص اور ایثار ہے۔ غمخواری اور ہمدردی ہے لیکن امداد باہمی کی تحریکات اس روح سے خالی ہیں قرآن نے زکوٰۃ کو تجارت سے بالاتر رکھا ہے وہ ایک ایسی صداقت ہے جس کا مفہوم زمانہ حال کی کسی تحریک میں نہیں پایا جاتا اسلامی روزہ کے متعلق صرف اتنا کہنا کافی ہوگا کہ اس میں انسانی کمزوریوں کی پوری رعایت رکھی گئی ہے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ روزہ کی دوسری شکلیں اس شکل کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔

(۵)

مسٹر GORDON نے قرآن کریم کی بنیادی سیاست اور اصول حکومت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قرآنی سیاست میں خوف خدا، خدمت خلق اور تصور آخرت نقطۂ مرکزی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

قرآن کو دوسری مذہبی کتب پر یہ تفوق حاصل ہے کہ اس میں سیاست اور اصول حکمرانی پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے قرآن نے سیاست میں ذرا بھی کمزوری نہیں دکھائی سیاست کے ہر جزو میں وہی زور اور وہی تاثیر ہے جو اس کا فطری تقاضا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قرآن نے اخلاق، خوف خدا، خدمت خلق اور تصور آخرت سے سیاست کو بیگانہ نہیں کیا اور یہی وہ چیز ہے جس سے ۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

موجودہ عہد کی سیاست محروم ہے اور اس محرومی نے دو بڑی جنگوں کا تماشہ دکھایا ہے۔ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ یورپ کے معاہدے یورپ کی دفاعی تدابیر، یورپ کا سیاسی اتحاد اور بین الاقوامی پارلیمنٹ یا حکومت کی تجویزیں دوسری تمام تدابیر کا کام اور بے سود رہیں گی اگر اس کی بنیادوں میں خدا کے تصور اور اخلاقی قدروں کو جگہ نہ دی گئی۔ جہاں تک اس کے لئے بہت سے نسخے آزمائے گئے ہیں ہاں مذہب کا یہ نسخہ بھی آزما کر دیکھ لینا چاہیئے۔ اگر اس کے لئے کوئی تیار ہو تو میں مشورہ دوں گا کہ وہ اس سلسلہ میں قرآن کو ہرگز نظر انداز نہ کرے کیونکہ اس کی رہنمائی اس کتاب سے بہتر اور کوئی کتاب انجام نہیں دے سکتی۔"

وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ

یورپ کا فہمیدہ اور سنجیدہ طبقہ اسلام کے متعلق اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہو رہا ہے فرزندان احمدیت کے شائع کردہ اسلامی لٹریچر نے ایک فکری انقلاب برپا کر دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کی تصدیق ہو رہی ہے۔

بانی احمدیت علیہ السلام پُر شوکت ربانی جذبہ پیشگوئی کے انداز میں فرماتے ہیں:۔ "وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھیگا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گندم کی فصل میں کھادوں کی اہمیت

(محترم ملک غلام احمد صاحب عطار وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

گندم کی زیادہ سے زیادہ پیداوار فی ایکڑ حاصل کرنے کی سعی میں زرعی ماہرین کا خیال ہے کہ کیمیاوی کھادوں کا زیادہ استعمال ہی زیادہ پیداوار دے سکتا ہے۔

گندم کی فصل میں نائٹروجن اور فاسفورس کی کھادیں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ ماہرین کے تجربات کے مطابق گندم کے ایک ایکڑ کے لئے جس میں ۱۶ من پیداوار حاصل ہو (۱) ۷۰ پاؤنڈ نائٹروجن کی ضرورت ہوتی ہے کیمیائی تجزیہ کے مطابق یہ نائٹروجن ۵۰ پاؤنڈ دانوں میں اور ۲۰ پاؤنڈ بھوسے میں موجود ہوتی ہے۔

(ب) اور اسی طرح ۱۱ پاؤنڈ فاسفورس دانوں میں اور ۴ پاؤنڈ بھوسے میں پائی جاتی ہے۔

غرضیکہ ایک من غلہ حاصل کرنے کے لئے قریباً ¼ پلس ۳ پاؤنڈ نائٹروجن اور ¾ پاؤنڈ فاسفورس کا زمین میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے لیکن یہ مقدار اُسی رقبہ کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ جس میں گندم کے مڈھ ہل چلا کر کھیت میں دبا دیئے جائیں۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں اور ہمارے طریقہ کار کے مطابق یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ ہمارے حالات میں فی من گندم کی پیداوار کے لئے ½۴ پاؤنڈ نائٹروجن اور ایک پاؤنڈ فاسفورس کی ضرورت ہوگی۔

اگر گندم کی پیداوار اوسطاً ۴۰ من فی ایکڑ فرض کر لی جائے تو اس پیداوار یعنی ۴۰ من × ½۴ پاؤنڈ = ۱۸۰ پاؤنڈ نائٹروجن اور ۴۰ پاؤنڈ فاسفورس درکار ہوگی۔

ماہرین کی رائے میں تجربات کی بناء پر فاسفورس کی کھادیں بیج بونے کے وقت ڈرل کے ساتھ ہی زمین میں ڈال دینا بہتر ہوتا ہے کیونکہ فاسفورس پودوں کی خوراک بننے میں دو سے تین ماہ کی مدت لیتی ہے۔

پیداوار کے بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل طریق پر عمل کرنا چاہیے۔

۱- بوائی کے وقت D.A.P (ڈی اے پی) کی ایک بوری کھاد فی ایکڑ ڈرل سے قبل یا زمین کے وتر آنے پر کھیت میں بذریعہ چھٹہ بکھیر دی جائے یا زمین کی قلبہ رانی کے بعد بیج کے ساتھ ہی اس کھاد کو ڈرل کر دیا جائے۔ اس طرح ۲۰ پاؤنڈ نائٹروجن اور ۵۰ پاؤنڈ فاسفورس کھیت میں مل جائے گی۔

۲ر گندم کو پہلے پانی پر جو عام طور پر ۲۱-۲۵ دن کے بعد لگانا چاہیئے ½۱ بوری یوریا بذریعہ چھٹہ کھیت میں ڈال دینی چاہیئے۔

۳ر دوسرے پانی پر فصل کی ضرورت کو دیکھ کر جو اس کی رنگت اور بڑھوتری سے بآسانی پہچانی جا سکتی ہے۔ ایک ½۱ بوری مزید یوریا کھاد دی جانی چاہیئے۔ اس طرح ½۲ سے ۳ بوری یوریا فی ایکڑ استعمال کرنے سے ۱۲۵-۱۵۰ پاؤنڈ نائٹروجن فصل کو مل جائے گی اس میں ڈی اے پی کی بوری سے حاصل کردہ ۲۰ پونڈ نائٹروجن کو شامل کر کے کل ۱۴۵-۱۷۰ پاؤنڈ نائٹروجن ہو جائے گی۔ یہ مقدار ہماری مطلوبہ مقدار سے کچھ کم و بیش ہوگی۔ لیکن اگر ہم ۶۰ من پیداوار چاہتے ہیں تو فارمولے کے مطابق ۶۰ × ½۴ = ۲۷۰ پاؤنڈ نائٹروجن چاہیئے اور ۶۰ پاؤنڈ فاسفورس چاہیئے۔ اس مقدار کو پورا کرنے کے لئے ہمیں ۵ بوری بڑی یوریا + ½۱ بوری ڈی اے پی کی ضرورت ہوگی۔ فاسفورس کی مقدار تو کاشت کے وقت ہی بذریعہ چھٹہ یا ڈرل دے دینی چاہیئے لیکن نائٹروجن بوائی کے وقت ایک بوری پہلے پانی پر دو بوری اور دوسرے پانی پر دو بوری کا استعمال کرنی چاہئیں۔

اگر کھادوں کی ان مقداروں کو مقررہ اوقات پر استعمال کیا جائے اور قلبہ رانی و دیگر حالات معمول کے مطابق ہوں تو حسب منشاء نتائج کی امید کی جاتی ہے۔ بعض علاقوں میں یوریا یا ڈی اے پی کی دستیابی میں دقت رہتی ہے۔ ایسے فاسفورس کی کھادوں میں ڈی اے پی کی جگہ پر سپر فاسفیٹ ٹرپل فاسفیٹ یا نائٹروفاس کھاد استعمال کی جا سکتی ہے۔

اسی طرح نائٹروجن کی کھادوں میں ایمونیم سلفیٹ ایمونیم نائٹریٹ یا ایمونیم سلفیٹ نائٹریٹ وغیرہ استعمال کی جا سکتی ہیں۔

ان کی مقدار نائٹروجن یا فاسفورس کی موجودگی کا تناسب اور قیمت کا گوشوارہ منسلکہ حسب ذیل ہے۔

امید ہے زمیندار احباب ان کھادوں کی مقداروں کو حسب حالات اراضیات استعمال کر کے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور اس طرح زیادہ سے زیادہ نفع پیدا کر کے نہ صرف اپنے معاشی حالات کو بہتر کریں گے۔ بلکہ قومی اور ملکی معیشت کو مستحکم کرنے میں مدد دیں گے اور ملک کو غذائی لحاظ سے بھی خود کفیل بنانے میں مدد دیں گے۔

گوشوارہ کھاد

نمبر	نام کھاد	مقدار غذائی اجزاء: نائٹروجن %	مقدار غذائی اجزاء: فاسفورس %	کھاد کی طبعی حالت	بوری کا وزن پونڈوں میں	قیمت فی بوری	غذائی اجزاء فی بوری پونڈوں میں	بوریوں کی تعداد فی ایکڑ جس سے زمین میں مطلوبہ غذائی اجزاء پورے ہو سکیں: تقریباً ۲۳ پاؤنڈ	تقریباً ۴۶ پونڈ	تقریباً ۶۹ پونڈ	تقریباً ۹۲ پونڈ	تقریباً ۱۱۵ پونڈ	تقریباً ۱۳۸ پونڈ
الف	نائٹروجنی کھادیں												
	ایمونیم سلفیٹ	۲۱	-	موٹی سفید قلمی	۱۱۳	۱۱-۵۰	۲۳-۵	۱ بوری	۲ بوری	۳ بوری	۴ بوری	۵ بوری	۶ بوری
	ایمونیم نائٹریٹ	۲۶	-	سفید دانہ دار	۸۷.۵	۱۱-۴۰	۲۳-۰	۱ رر	۲ رر	۳ رر	۴ رر	۵ رر	۶ رر
	ایمونیم سلفیٹ نائٹریٹ	۲۶	-	نارنجی دانہ دار	۱۱۰	۱۴-۵۰	۲۹-۰	۱ رر	½۱ رر	½۲ رر	۳ رر	۴ رر	۵ رر
	یوریا چھوٹی بوری	۴۶	-	باریک سفید دانہ دار	۵۰	۱۳-۰۰	۲۳-۰	۱ رر	۲ رر	۳ رر	۴ رر	۵ رر	۶ رر
	یوریا دریائی بوری	۴۶	-	گول سفید سفوف دار	۸۸	۲۰-۰۰	۴۰-۵	½ رر	۱ رر	½۱ رر	½۲ رر	¾۲ رر	½۳ رر
	یوریا بڑی بوری	۴۶	-	رر رر رر	۱۱۰	۲۶-۰۰	۵۰-۵	½ رر	۱ رر	½۱ رر	۲ رر	½۲ رر	¾۲ رر
ب	فاسفورس کی کھادیں												
	سپر فاسفیٹ	-	۱۶	سفید مٹیالی سفوف دار	۱۱۲	۹-۵۰	۱۸-۰	۱ بوری	½۲ بوری	۴ بوری	← ۷۰ پونڈ فی ایکڑ سے زیادہ فاسفورس نہیں کرنا چاہیے۔		
	ٹرپل سپر فاسفیٹ	-	۴۶	گول مٹیالی دانہ دار	۱۱۰	۲۰-۰۰	۵۰-۵	½ رر	۱ رر	½۱ رر	-		
ج	مرکب کھادیں												
	نائٹروفاسفیٹ	۲۰	۲۰	بھوری دانہ دار	۱۱۰	۲۱-۰۰	۲۲ پونڈ نائٹروجن، ۲۲ پونڈ فاسفورس						
	ڈائی ایمونیم فاسفیٹ	۱۸	۴۶	ہلکی مٹیالی سفوف دار	۱۱۰	۲۸-۰۰	۲۰ پاؤنڈ نائٹروجن، ۵۰-۰۵ فاسفورس						

نوٹ: نائٹروجن اور فاسفورس کی یہ کھادیں شروع موسم میں ہل چلانے کے وقت باہم ملا کر استعمال کی جا سکتی ہیں۔ اگر بعد میں مزید نائٹروجن کی ضرورت درپیش ہو۔ تو آب پاشی کے ساتھ ایمونیم سلفیٹ۔ یوریا یا نائٹریٹ وغیرہ کی صورت میں حسب ضرورت استعمال کی جا سکتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

99

خلافت لائبریری صفحہ ۶ سے آگے

چاہیئے کہ کبھی تھکنے کا نام نہ لیں بلکہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

عمارت کا ملاحظہ اور اجتماعی دعا

اس بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور فضل عمر فاؤنڈیشن کے وائس چیئرمین محترم کرنل محمد عطاء اللہ صاحب جملہ ڈائرکٹر صاحبان فاؤنڈیشن اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی معیت میں لائبریری کی عمارت کے وسطی دروازہ میں تشریف لے گئے۔ حضور نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر دروازے کا تالا اپنے دست مبارک سے کھولا پھر حضور نے عمارت کے تمام اندرونی حصوں اور کمروں کو ملاحظہ فرمایا اور بعض قیمتی اور اہم ہدایات دیں۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فاؤنڈیشن نے لائبریری کی چابیوں کا گچھا فاؤنڈیشن کی طرف سے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے یہ گچھا لے کر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی تحویل میں دے دیا

آخر میں حضور نے لائبریری کی ڈیوڑھی میں نصب شدہ سنگ مرمر کی ایک تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ اور پھر اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام حاضر الوقت احباب شامل ہوئے اور اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ افتتاح کے وقت دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے جن کا گوشت غرباء میں تقسیم کر دیا گیا۔

تاریخ افتتاح: ۳ اخاء ۱۳۵۰ ہش مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء

سنگ مرمر کی جس تختی کی حضور نے نقاب کشائی فرمائی اس پر مندرجہ ذیل عبارت کندہ ہے:-

خلافت لائبریری

تنصیب سنگ بنیاد و افتتاح

از دست مبارک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت فضل عمر مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام عمر اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن شریف کی اشاعت میں بسر ہوئی۔ حضور کی یہ خواہش تھی کہ مذکورہ مقاصد کے لئے ایک وسیع اور جامع لائبریری بھی قائم کی جائے۔ چنانچہ فضل عمر فاؤنڈیشن نے لائبریری کے لئے یہ عمارت تعمیر کرکے صدر انجمن احمدیہ کی تحویل میں دے دی ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل بے نہایت سے اس لائبریری کو عالمگیر فیض رسانی کا موجب بنائے۔ آمین۔

تاریخ تنصیب ا۔ ۸ صلح ۱۳۴۹ ہش ۸ جنوری ۱۹۷۰ء

حضور ایدہ اللہ کے واپس تشریف لے جانے کے بعد تمام احباب نے بڑے شوق اور دلچسپی کے ساتھ لائبریری کی عمارت اور اس کے تمام اندرونی حصوں کو دیکھا اور اس تاثر کا اظہار کیا کہ یہ ایک ماڈرن ملک کی ماڈرن لائبریری معلوم ہوتی ہے۔

تقسیم حفاظ جماعت احمدیہ برائے تراویح رمضان المبارک بابت اکتوبر ۱۹۷۱ء

نمبر شمار	نام جماعت و ضلع	نام حافظ قرآن
۱	مسجد مبارک ربوہ	حافظ محمد صدیق صاحب قاری
۲	دارالرحمت غربی ربوہ	حافظ محمد ابراہیم صاحب آف جامعہ احمدیہ
۳	دارالرحمت شرقی ربوہ	حافظ عبد السمیع صاحب
۴	دارالبرکات ربوہ	زیر تجویز
۵	مسجد اقصیٰ ربوہ	شریف احمد صاحب قاری
۶	احمد نگر ۔ ضلع جھنگ	حافظ ماہی خان صاحب
۷	سرگودہا	ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب
۸	لائل پور	حافظ محمد اکرم صاحب حنیف
۹	شیخوپورہ	حافظ محمد صدیق صاحب
۱۰	اسلامیہ پارک لاہور	حافظ عبد الجلیل صاحب
۱۱	دہلی گیٹ لاہور	حافظ رفیق احمد صاحب گجراتی
۱۲	شالامار ٹاؤن لاہور	حافظ کرم الٰہی صاحب آف گھسیٹے پورہ
۱۳	کھاد فیکٹری ملتان	حافظ عبد الخالق صاحب سہرانی
۱۴	گوجرانوالہ شہر	زیر تجویز
۱۵	سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	زیر تجویز
۱۶	سول لائن لاہور	حافظ عطاء الحق صاحب
۱۷	لیپرن نگر ۔ سیالکوٹ	زیر تجویز
۱۸	گوجر خان ۔ راولپنڈی	قریشی محمد حنیف صاحب
۱۹	ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور	حافظ محمد یوسف صاحب آف احمد نگر
۲۰	اسلام آباد	الحاج سعد اللہ خان صاحب بی اے
۲۱	کھاریاں ۔ گجرات	زیر تجویز
۲۲	اوکاڑہ ۔ ساہیوال	قاری حافظ فتح محمد صاحب
۲۳	ساہیوال	حافظ اللہ یار صاحب
۲۴	ملتان چھاؤنی و شہر	حافظ عبد المالک صاحب
۲۵	سیالکوٹ	حافظ غلام حسین صاحب
۲۶	نصیرہ ۔ گجرات	حافظ محمد یعقوب صاحب آف چنیوٹ
۲۷	مسن باڈہ	زیر تجویز
۲۸	کیمبل پور	حافظ محمد سلیمان صاحب
۲۹	پشاور سول کوارٹرز	صاحبزادہ محمد طیب صاحب
۳۰	قلعہ صوبا سنگھ	حافظ احمد رضا صاحب طارق
۳۱	گنج ۔ لاہور	حافظ کرم الٰہی صاحب
۳۲	کوٹلی آزاد کشمیر	حافظ محمود احمد صاحب
۳۳	پتوکی لاہور	حافظ عبد الرشید صاحب معلّم
۳۴	کلب علی	حافظ علم دین صاحب
۳۵	راولپنڈی	حافظ محمد اسماعیل صاحب معلّم حافظ کلاس
۳۶	کرونڈی ۔ سندھ	زیر تجویز
۳۷	دارالذکر ۔ لاہور	حافظ محمد شریف صاحب
۳۸	جماعت احمدیہ جہلم	حافظ غلام محمد صاحب آف ؟
۳۹	چک ۹۳ مظفر گڑھ	حافظ عبد الرشید صاحب
۴۰	منڈی بہاؤالدین	حافظ منور احمد صاحب آف محمود آباد
۴۱	دارالرحمت وسطی ربوہ	حافظ محمد یعقوب صاحب (رحمت بازار)
۴۲	جماعت احمدیہ خوشاب	حافظ عبد الکریم صاحب
۴۳	بھانی سرگودہا	حافظ بشیر احمد صاحب
۴۴	چک ۱۵۲ اشک سرگودہا	حافظ محمد یوسف صاحب
۴۵	گھسیٹ پور ۔ لائل پور	حافظ محمد شریف صاحب
۴۶	چک ۶۵ ج رحیم یار خان	حافظ غلام محمد صاحب
۴۷	چنیوٹ ۔ ضلع جھنگ	حافظ محمد امین صاحب
۴۸	جماعت احمدیہ کوئٹہ	حافظ مبارک احمد صاحب
۴۹	جامعہ احمدیہ ربوہ	حافظ مظفر احمد صاحب
۵۰	دارالعلوم غربی ۔ ربوہ	زیر تجویز۔

ریزرو

۱۔ حافظ محمد عاشق صاحب
۲۔ حافظ خدا بخش صاحب
۳۔ حافظ عزیز احمد صاحب
۴۔ حافظ غلام سرور صاحب
۵۔ حافظ عبد الحی صاحب
۶۔ حافظ عبد الحکیم صاحب

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

میرے والد محترم محمد عبد اللہ صاحب کارکن دفتر وقف جدید تین چار روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد مطیع اللہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری کی نو تعمیر شدہ عمارت کی افتتاحی تقریب

بقیہ صفحہ اول

جس میں آپ نے اس ماڈرن عمارت کی تجویز تعمیر اور پھر تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی تکمیل کا ذکر کیا۔ اور بتایا اس کی تعمیر کا ثواب ان تمام بھائیوں اور بہنوں کو پہنچے گا جنہوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن میں عطیہ جات دے کر سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرغوب و محبوب دینی مقاصد کی تکمیل کرنے اور اس طرح حضور کے ساتھ اپنی دلی عقیدت و محبت کے مخلصانہ اظہار کی کوشش کی ہے آپ نے بتایا کہ اس عمارت کی تعمیر پر کم و بیش ساڑھے تین لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ اور حتی الامکان اسے نہایت خوبصورت پائیدار اور دیدہ زیب اور لائبریری کے مقاصد اور جدید ضروریات کے لحاظ سے بھی اسے زیادہ سے زیادہ کارآمد اور مفید بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسے فاؤنڈیشن نے بہترین فرنیچر سے بھی مزین کیا ہے جس پر پچاس ہزار روپیہ خرچ آیا ہے۔

محترم شیخ صاحب نے سپاسنامہ پڑھنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطاب فرمانے کی درخواست کی جس پر حضور نے وقت کی قلت کے باوجود مختصر سے وقت میں ایک نہایت پر معارف اور ایمان افروز تقریر فرمائی جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ جس رنگ میں ہماری جماعت کو اپنے فضلوں اور اپنی رحمتوں سے نواز رہا ہے اس کا شکر ہماری زبان ادا نہیں کر سکتی بلکہ دنیا کی ساری زبانیں مل کر بھی اسے ادا نہیں کر سکتیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ترقی پر ترقی دیتا جا رہا ہے ہماری سب ضرورتوں کو آپ پورا کرتا ہے اور ہمارے جذبۂ خدمت کی سیری کا سامان مہیا کرتا چلا جاتا ہے۔ ہم جس پہلو سے اور جس جہت سے بھی دیکھیں ہمیں تو اس کی رحمتیں اور برکتیں ہی نظر آتی ہیں خدا کرے کہ آئندہ بھی ہمیشہ ہم اس کے فضلوں کے مورد بنے رہیں آمین۔

حضور نے فرمایا جس وقت فضل عمر فاؤنڈیشن نے لائبریری کی اس عمارت کی تجویز سوچی تھی اس وقت ہمیں یہ ایک بڑا منصوبہ نظر آتا تھا۔ ہم اس وقت بھی خوش تھے اور آج اس منصوبہ کی تکمیل پر بھی خوش ہیں لیکن اُس وقت ہماری آنکھ نے جس منصوبہ کو بڑا سمجھا تھا آج ہماری آنکھ اسے چھوٹا پاتی ہے اور ہم یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ہمیں تو لائبریری کی ایک ایسی عمارت کی ضرورت ہے جس میں کم و بیش پانچ لاکھ کتب رکھی جا سکیں لیکن بہرحال یہ ضرورت کا احساس ہے اسے پورا کرنے کے سامان انشاء اللہ وقت آنے پر اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا لیکن اس کے لئے ابھی سے ہمیں اس عمارت کے پیچھے جو زمین ہے اسے لائبریری کے لئے وقف رکھنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک ماڈل لائبریری کا ذکر کیا ہے اور وہ ماڈل لائبریری خود قرآن ہے اللہ نے فرمایا کہ یہ کتاب (قرآن مجید) ایک ایسی کتاب ہے کہ

فیھا کتب قیمۃ (البینۃ)

یعنی یہ قائم رہنے والی کتب کا مجموعہ ہے اس کی ایک تفسیر یہ ہے کہ قرآن کریم سے پہلے جو کتابیں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئیں ان میں جتنی ابدی صداقتیں تھیں وہ سب کی سب قرآن کے ذریعے قائم کر دی گئی ہیں اور قرآن پر تمام دائمی اور ابدی صداقتوں کو محفوظ رکھنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ گویا روحانی اور معنوی رنگ میں قرآن ایک بہترین لائبریری ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود خدا نے لی ہے۔ سینکڑوں ہزاروں کتب بلکہ بڑے سے بڑے کتب خانوں کا نچوڑ اس میں موجود ہے اور فیھا کتب قیمۃ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا کہ قرآنی اسوہ کی پیروی کرتے ہوئے لائبریریوں کے قیام کی غرض مومنوں کے نزدیک صرف یہ ہونی چاہیئے کہ دنیا میں قرآن کریم کے علوم پھیلیں اور محفوظ ہوں اور اس طرح ابدی اور دائمی صداقتیں دنیا میں ہمیشہ قائم رہیں قرآن کریم کی تفسیر کے لئے جو کتب بھی لکھی جائیں یا جو کتب تفسیر میں ممد ہوں وہ سب ہماری لائبریری میں موجود ہونی چاہئیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ارشادات ہیں جو احادیث کے رنگ میں موجود ہیں وہ بھی قرآن کی تفسیر پر ہی مشتمل ہیں اسی طرح امت کے دوسرے مقربین الٰہی نے بھی جنہوں نے اپنی ساری زندگیاں قرآن کے سیکھنے اور سکھانے میں ہی صرف کیں جو کتب لکھیں وہ بھی قرآن ہی کی تفسیر ہیں اس لئے وہ بھی فیھا کتب قیمۃ میں شامل ہیں اور ہماری لائبریری میں محفوظ ہونی چاہئیں۔

حضور نے فرمایا لائبریری کی یہ عمارت ہماری اجتماعی قربانی کا نتیجہ ہے اب ہمیں انفرادی طور پر بھی قرآنی اسوہ کی پیروی کرتے ہوئے لائبریری کے لئے زیادہ سے زیادہ ایسی کتب اکٹھی کرنی چاہئیں جو کسی نہ کسی رنگ میں قرآنی علوم کی اشاعت میں ممد و معاون ہوں حضور نے فرمایا میں احباب سے یہ کہوں گا کہ آپ بہت سی ایسی کتب خریدتے ہیں جنہیں ایک دفعہ پڑھ کر پھر آپ کی اس میں دلچسپی ختم ہو جاتی ہے اور وہ ادھر ادھر پڑی ضائع ہو جاتی ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ ایسی تمام کتب آپ اپنی اس مرکزی لائبریری کو بھجوا دیا کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طریق سے ہر سال ہماری اس لائبریری میں کم و بیش ایک لاکھ کتب کا اضافہ ہو سکتا ہے جس کا ثواب مفت میں ان لوگوں کو ملتا رہے گا جنہوں نے وہ کتب بھجوائی ہوں گی۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ یہ عمارت تو ابھی ایک ابتداء ہے۔ ایک درخت ہے جو لگا دیا گیا ہے اس پر پھل لگنے ابھی باقی ہیں۔ ابھی بہت سے کام ہیں جو اس کے تعلق میں ہونے باقی ہیں ہمیں ایسے لوگوں کی بھی شدید ضرورت ہے جو ریسرچ اور تحقیق کی طرف متوجہ ہوں اور اس لائبریری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے علمی رنگ میں جماعت کی خدمت کریں۔ مجھے افسوس ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے تحقیقی مقالہ جات لکھنے کا جو مقابلہ ہر سال کرایا جاتا ہے اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد میں کمی ہوتی جا رہی ہے حالانکہ اس میں اضافہ ہونا چاہیئے تھا۔ ہمیں

(باقی صفحہ ۵ پر)

لائبریری کی عمارت کے سلسلے میں اہم کوائف

- اس خوبصورت اور جدید طرز کی عمارت پر جو گولبازار اور دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے درمیان برلب سڑک واقع ہے ساڑھے تین لاکھ روپیہ خرچ آیا۔
- موجودہ عمارت میں پچاس ہزار کتب بآسانی رکھی جا سکتی ہیں۔ مغربی جانب مزید پچاس ہزار کتب کے لئے جگہ مخصوص ہے۔ بنیادیں اتنی گہری اور مضبوط ہیں کہ دوسری منزل بھی تعمیر کروائی جا سکے گی جس میں مزید ایک لاکھ کتب رکھی جا سکیں گی۔
- عمارت کے تین حصے ہیں یعنی انٹرنس ہال۔ ایڈمنسٹریشن بلاک اور مین ہال۔ انٹرنس ہال کے سامنے انڈور باغیچہ گلاب کے پودوں سے مزین ہے درمیان میں ایک فوارہ بھی بنایا گیا ہے
- مین ہال (جس کا سائز ۶۸ × ۶۲ ہے) کے مغربی جانب آٹھ کیوبیکلز بھی بنائے گئے ہیں تاکہ ریسرچ سکالرز ان میں بیٹھ کر یکسوئی کے ساتھ علمی تحقیق کا کام کر سکیں۔
- ایڈمنسٹریشن بلاک میں ۱۱ کمرے ہیں جن میں لائبریرین۔ اسسٹنٹ لائبریرین۔ اسٹاف زود نویس اور مورخ احمدیت کے کمرے بھی شامل ہیں۔ ایک کمرہ مائیکرو فلم اور مائیکرو کارڈز کے لئے مخصوص ہے۔ ریسوینگ اور کیٹلاگنگ جلد سازی اور کینٹین کے لئے بھی کمرے موجود ہیں ۲ غسل خانے بھی تعمیر کئے گئے ہیں
- اس کی زمین کا قطعہ ۲۲۰×۱۰۰ فٹ ہے جس میں سے ۹۲۰۰ مربع فٹ پر عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ باقی حصہ کار پارک۔ سائیکل سٹینڈ فٹ پاتھ باغیچے اور چار دیواری پر مشتمل ہے
- عمارت کی بنیاد ستونوں اور فرش پر SULPHATE RESISTING سیمنٹ استعمال کیا گیا تاکہ کلر اور شور کے نقصان سے عمارت محفوظ رہے
- پوری عمارت R.C.C فریم سٹرکچر کی ہے۔ دروازے ساگوان لکڑی کے ہیں اور فرش ماربل چپس کے ہیں باہر برک فیسنگ ہے جس کے لئے خاص اینٹیں لاہور سے منگوائی گئیں۔
- عمارت میں بجلی اور روشنی کا انتظام بھی جدید طرز پر کیا گیا ہے۔ ٹیوب لائٹوں کے خوبصورت اور موزوں سیٹ نصب کئے گئے ہیں۔ پنکھوں کی فٹنگ بھی ایسی ہے کہ مطالعہ کرنے والوں کو زیادہ سے زیادہ آرام مہیا ہو سکے گا۔
- مین ہال میں ایک اعلیٰ قسم کا کلاک نصب ہے جو سیلز سے چلتا ہے اسے ایک سال کے بعد چابی دینے کی ضرورت پڑتی ہے
- کتب و رسائل و اخبارات رکھنے اور احباب کے بیٹھنے اور مطالعہ کرنے کے لئے جدید قسم کا فرنیچر تیار کروایا گیا ہے۔ پچاس ہزار روپے کا آرڈر دیا گیا جس میں سے ۳۵ ہزار کا فرنیچر آ چکا ہے اور عمارت میں رکھوا دیا گیا ہے۔

۹۹۴۶